محبت کا تہوار "ویلن ٹائن ڈے"

کتاب وسنت کی روشنی میں

(اردو)

حكم الاحتفال بعيد الحب في ضوء الكتاب والسنة

(اللغة الأردية)

جمع وترتیب: شفیق الرحمن ضیاء اللہ

مراجعة: أبو عبد المعيد

ناشر

دفتر تعاونی برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، الریاض

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة بمدينة الرياض 2008 - 1429

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع اور منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

WWW.KITABOSUNNAT.COM

فہرست مضامین

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا پس منظر:------------------------------------ 4

سینٹ"ویلنٹائن "کا اس تہوار سے تعلق :------------------------------------ 5

" ویلنٹائن ڈے " کے اہم ترین شعار :------------------------------------ 7

"یوم محبت" کے بارے میں عصر حاضر کے علماء کرام کا فتوی :-------------------- 12

مستقل کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء کا فتوی :----------------------------13

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلي يوم الدين وبعد:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے(وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ ٱلۡيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ) (البقرۃ: 120)" آپ سے یہود و نصاری ہر گز راضی نہیں ہونگے جب تک کہ آپ انکے مذہب کے تابع نہ بن جائیں"

اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے "تم اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی ضرور باضرور پیروی کروگے, بالشت در بالشت, ہاتھ در ہاتھ 'حتی کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی ان کی پیروی میں اسمیں داخل ہوگے, ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ! کیا یہود اور نصاری؟ آپ نے فرمایا: پھر اور کون؟!" (صحیح بخاري کتاب الاِعتصام بالکتاب والسنة:151/8)

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے (مَن تَشبه بِقَومٍ فهوَ مِنهم) "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے "(مسند احمد ک50/2)

قارئین کرام! رب کریم کا ہم پر لاکہ لاکہ شکر واحسان ہے کہ ہمیں اس دنیائے آب وگل میں پیدا کرنے کے بعد ہماري رشد وہدایت کے لئے اَنبیاء ورسل کا سلسلہ جاری کیا, جو حسب ضرورت وقتا فوقتاً ہر قوم میں خدائی پیغام کو پہنچاتے رہے, اوراس سلسلہ نبوت کے آخری کڑی احمد مجتبی 'محمد مصطفے' ﷺ ہیں جو کسی خاص قوم کیلئے نہیں, بلکہ ساری انسانیت کے لئے رشد وہدایت کا چراغ بن کر آئے , جنہوں نے راہ ہدایت سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراط مستقیم کے روشن شاہراہ پر لاکر گامزن کیا, اور تیئیس سالہ دور نبوت کے اندر رب کریم نے دین کو مکمل کردیا اور یہ فرمان جاری کردیا کہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ (سورۃ المائدہ: 3)" آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا"

یہ آیت کریمہ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ کے دن عرفہ کی تاریخ کو نازل ہوئی

اور محمد ﷺ کے ذریعہ شریعت کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا, لہذا اب دین میں کسی کمی وزیادتی کی ضرورت باقی نہ رہی, اور آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ :"لوگوں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہاہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہوگے گمراہ نہیں ہوگے, ایک کتاب اللہ دوسری میری سنت یعنی حدیث" پھر آپ ﷺ کا چند مہینے کے بعد انتقال ہو گیا, اور لوگ چند صدیوں تک دین کے صحیح شاہراہ پر قائم رہے یہاں تک کہ خیر القرون کا دور ختم ہو گیا, اور رفتہ رفتہ عہد رسالت سے دوری ہوتی گئی اور جہالت عام ہونے لگی, اور دین سے لگاؤ کم ہوتا گیا, مختلف گمراہ اور باطل فرقے جنم لینا شروع کر دیئے, یہودو نصاری اور أعداء اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ تیز پکڑتا گیا اور بہت سارے باطل رسم ورواج اور غیر دینی شعائر مسلمانوں نے یہودو نصاری کی اندھی تقلید میں اپنانا شروع کر دیا, چنانچہ انہیں باطل رسم رواج اور غیر دینی شعائر میں سے عید الحب (ویلنٹائن ڈے) یا محبت اور عشق وعاشقی کا تہوار ہے

جسکو موجودہ دور میں ذرائع اِبلاغ (انٹرنٹ, ٹیلی ویژن, ریڈیو, اخبار وجرائد) کے ذریعہ پوری دنیامیں بڑے ہی خوشنما اور مہذب انداز میں پیش کیا جارہاہے, جس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا باہم سرخ لباس میں ملبوس ہو کر گلابی پھولوں, عشقیہ کارڈوں, چاکلیٹ اور مبارکبادی وغیرہ کے تبادلے کے ذریعے عشق ومحبت کا کھلم کھلا اظہار ہوتاہے, اور بے حیائی وفحاشی اورزناکاری کے راستوں کو ہموار کیا جاتاہے, اوررومی وثنیت اورعیسائیت کے باطل عقیدے اور تہوار کو فروغ وتقویت دی جاتی ہے, اور مسلمان کافروں کی اندھی تقلید کرکے اللہ ورسول ﷺ کی غضب وناراضگی کا مستحق ہوتاہے.

آیئے ہم آپ کو اس تہوار کی حقیقت وپس منظر اور اسلامی نقطہ نظر سے اسکے حکم کے بارے میں بتاتے چلیں تاکہ اس اندہی رسم ورواج کا مسلم معاشرے سے جو ایک ناسور کی طرح پھیلتا چلا جارہاہے, اور نوخیز عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کو فحاشی وزناکاری کی طرف دعوت دے رہا ہے, اسکا علاج اور خاتمہ ہوسکے.

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا پس منظر :

یوم محبت رومن بت پرستوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے, جبکہ رومیوں کے یہاں بت پرستی سترہ صدیوں سے زیادہ مدت سے رائج تھی, اور یہ (تہوار) رومی بت پرستی کے مفہوم میں حب الہی سے عبارت ہے.

اس بت پرست تہوار کے سلسلے میں رومیوں اوران کے وارثین عیسائیوں کے یہاں بہت ساری داستانیں اور کہانیاں مشہور ہیں

لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ: "رومیوں کے اعتقاد کے مطابق شہر روما کے مؤسّس (رومليوس) کو ایک دن کسی مادہ بھیڑیا نے دودھ پلایا جس کی وجہ سے اسے قوت فکری اور حلم وبردباری حاصل ہوگئی,

لہذا رومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہر سال فروری کے وسط میں اس تہوار کو منایا کرتے ہیں, اسکا طریقہ یہ تھا کہ کتا اور بکری ذبح کرتے اور دو طاقتور مضبوط نوجوان اپنے جسم پر کتے اور بکری کے خون کا لیپ کرتے, اور پھر اس خون کو دودھ سے دھوتے, اور اسکے بعد ایک بہت بڑا قافلہ سڑکوں پر نکلتا جسکی قیادت دونوں نوجوانوں کے ہاتھ میں ہوتی, اور دونوں نوجوان اپنے ساتھ ہاتھ میں چمڑے کے دو ٹکڑے لئے رہتے, جو بھی انہیں ملتا اسے اس ٹکڑے سے مارتے اور رومی عورتیں بڑی خوشی سے اس ٹکڑے کی مار اس اعتقاد سے کھاتیں کہ اس سے شفا اور بانجھ پن دور ہوجاتا ہے,

سینٹ "ویلنٹائن" کا اس تہوار سے تعلق:

سینٹ ویلن ٹائن نصرانی کنیسہ کے دو قدیم قربان ہونے والے اشخاص کا نام ہے, اور ایک قول کے مطابق ایک ہی شخص تھا جو شہنشاہ "کلاودیس" کے تعذیب کی تاب نہ لاکر 296ء میں ہلاک ہوگیا. اور جس جگہ ہلاک ہوا اسی جگہ 350 میلادی میں بطور یادگار ایک کنیسہ تیار کر دیا گیا.

جب رومیوں نے عیسائیت قبول کرلی تو وہ اپنے اس سابقہ تہوار کو مناتے رہے لیکن انہوں نے اسے بت پرستی (محبت الہی) کے مفہوم سے نکال کر دوسرے مفہوم "محبت کے شہداء" میں تبدیل کر دیا, اورانہوں نے اسے محبت وسلامتی کی دعوت دینے والے "سینٹ ویلنٹائن" کے نام کر دیا جسے وہ اپنی گمان کے مطابق اسے اس راستے میں شہید گردانتے ہیں.

اور اسے عاشقوں کی عید اور تہوار کا نام بھی دیتے ہیں, اور سینٹ ویلنٹائن کو عاشقوں کا شفارشی اور ان کا نگراں شمار کرتے ہیں.

اس تہوار کے سلسلے میں ان کے باطل اعتقادات میں سے یہ تھی کہ: نوجوان اور شادی کی عمر میں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر ایک برتن میں ڈالتے اوراسے ٹیبل پر رکھ دیا جاتا, اور شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کو دعوت دی جاتی کہ ان میں سے ہر شخص ایک پرچی کو نکالے, لہذا جس کا نام اس قرعہ میں نکلتا وہ اس لڑکی کی ایک سال تک خدمت کرتا اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے, پھر بعد میں شادی کر لیتے, یا پھر آئندہ سال اسی تہوار یوم محبت میں دوبارہ قرعہ اندازی کرتے.

لیکن دین نصرانی کے علماء اس رسم کے بہت زیادہ مخالف تھے, اوراسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے اخلاق خراب کرنے کا سبب قرار دیا, لہذا اٹلی جہاں پر اسے بہت شہرت حاصل تھی, اسے باطل وناجائز قرار دے دیا گیا, پھر بعد میں اٹھارہ اورانیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا, وہ اس طرح کہ کچھ یوروپی ممالک میں کچھ بکڈپوں پر ایک کتاب (ویلنٹائن کے نام) کی فروخت شروع ہوئی, جس میں عشق ومحبت کے اشعار تھے, جسے عاشق قسم کے لوگ اپنی محبوبہ کو خطوط میں لکھنے کیلئے استعمال کرتے تھے, اوراس میں عشق ومحبت کے خطوط لکھنے کے بارہ میں چند ایک تجاویز بھی درج تھے.

2- اس تہوار کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ: "جب رومی بت پرستوں نے نصرانیت قبول کرلی, اور عیسائیت کے ظہور کے بعد اس میں داخل ہوگئے تو تیسری صدی میلادی میں رومانی بادشاہ "کلاودیس دوم" نے اپنی فوج کے لوگوں پر شادی کرنے کی پابندی لگادی کیونکہ وہ بیویوں کی وجہ سے اسکے ساتھ جنگوں میں نہیں جاتے تھے. لیکن سینٹ ولنٹائن نے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے چوری چھپے فوجیوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا, اور جب کلاودیس کو اس کا علم ہوا تو اسنے سینٹ ویلن ٹائن کو گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا, اور اسے پھانسی کی سزا دے دی, کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران ہی سینٹ ویلنٹائن کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی اور سب کچھ خفیہ ہوا, کیونکہ پادریوں اور راہبوں پر عیسائیوں کے نزدیک شادی کرنا اور محبت کے تعلقات قائم کرنا حرام ہیں, نصاری کے یہاں اس کی شفارش کی گئی کہ نصرانیت پر قائم رہے, اور شہنشاہ نے اسے عیسائیت ترک کرکے رومی (بت پرستی) دین قبول کرنے کو کہا کہ اگر وہ عیسائیت ترک کردے تو اسے معاف کر دیا جائیگا اور وہ اسے اپنا داماد بنانے کے ساتھ اپنے مقربین میں شامل کرلے گا.

لیکن ویلن ٹائن نے اس سے انکار کر دیا اور عیسائیت کو ترجیح دی اور اسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا, تو چودہ فروری 270ء کے دن اور پندرہ فروری کی رات اسے پھانسی دے دی گئی, اور اسی دن سے اسے "قدیس" یعنی پاکباز بشب کا خطاب دے دیا گیا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع اور منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
WWW.KITABOSUNNAT.COM

اسی قصہ کو بعض مصادر نے چند تبدیلی کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے: (کہ پادری ویلن ٹائن تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں رومانی بادشاہ "کلاودیس ثانی" کے زیر اہتمام رہتا تھا, کسی نافرمانی کی بنا پر بادشاہ نے پادری کو جیل کے حوالے کر دیا, جیل میں جیل کے ایک چوکیدار کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہو گیا, یہاں تک کہ اس لڑکی نے نصرانیت قبول کر لیا اور اس کے ساتھ اس کے 46 / رشتہ دار بھی نصرانی ہوگئے, وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لئے آتی تھی, جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کر دیا, پادری کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا آخری لحہ اس کی معشوقہ کے ساتھ ہو, چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہوا تھا "نجات دہندہ ویلن ٹائن کی طرف سے" پھر اسے 14 / فروري 270ء کو پھانسی دے دی گئی –اس کے بعد یورپ کی بہت ساری بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا, ایک زمانہ کے بعد پادریوں نے سابقہ عبارت کو اس طرح بدل دیا "پادری ویلن ٹائن کے نام سے" انہوں نے ایسا اسلئے کیا تا کہ پادری ویلنٹائن اور اس کی معشوقہ کی یادگار کو زندہ جاوید کر دیں)

اور کتاب "قصۃ الحضارۃ" میں ہے کہ: کنیسہ نے گرجاگھر کی ایک ایسی ڈائری تیار کی ہے جس میں ہر دن کسی نہ کسی پادری (قدیس) کا تہوار مقرر کیا جاتا ہے, اور انگلینڈ میں سینٹ ویلن ٹائن کا تہوار موسم سرما کے آخر میں منایا جاتا ہے اور جب یہ دن آتا ہے تو ان کے کہنے کے مطابق جنگلوں میں پرندے بڑی گرمجوشی کے ساتھ آپس میں شادیاں کرتے ہیں, اور نوجوان اپنی محبوبہ لڑکیوں کے گھروں کی دہلیز پر سرخ گلاب کے پھول رکھتے ہیں, (قصۃ الحضارۃ تالیف: ول ڈیورنٹ (15-33)

"ویلنٹائن ڈے" کے اہم ترین شعار:

1-دیگر تہواروں کی طرح خوشی وسرور کا اظہار

2- سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ اور وہ یہ کام بت پرستوں کی حب الہی اور نصاری کے باب عشق کی تعبیر میں کرتے ہیں. اور اسی لئے اسکا نام بھی عاشقوں کا تہوار ہے

3 –اس کی خوشی میں کارڈوں کی تقسیم, اور بعض کارڈوں میں کیوبڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر بنائی گئی ہے اس کے دو پیر ہیں اور اس نے تیر کمان اٹھار کھاہے, جسے رومی بت پرست قوم, محبت کا الہ مانتے ہیں,

4-کارڈوں میں محبت وعشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار, یا نثر, یا چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں, اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے اَقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں, اور عام طور پر اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ "ولنٹائینی ہو جاؤ" جو کہ بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے,

5-بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں, اور رات کو بھی عورتوں اور مردوں کا رقص وسرور ہوتا ہے, اور بہت سے لوگ پھول, چاکلیٹ کے پیکٹ وغیرہ بطور تحفہ محبت کرنے والوں, شوہروں اور دوست واحباب کو بھیجتے ہیں.

مذکورہ بالا کہانیوں کے تناظر میں یہ کہا جا سکتا ھے کہ:

* یہ تہوار اصلاًرومی بت پرستوں کا عقیدہ ہے جسے وہ محبت کے الہ سے تعبیر کرتے ہیں.

* اوررومیوں کے یہاں اس تہوار کی ابتدا قصے کہانیوں اور خرافات پر مشتمل تھی جیسے: مادہ بھیڑیے کا "شہرروم کے مؤسِّس" کو دودھ پلانا جو حلم وبردباری اور قوت فکر میں زیادتی کا سبب بنا, یہ عقل کے خلاف ہے, کیونکہ حلم وبردباری اور قرت وفکر میں اضافہ کا مالک اللہ تعالی ہے نہ کہ بھیڑیا, اوراسی طرح یہ عقیدہ کہ ان کے بت برائی اور مصیبت کو دفع کرتے ہیں اور جانوروں کو بھیڑیوں کی شر سے دور رکھتے ہیں باطل اور شرکیہ عقیدہ ہے.

* اس تہوار سے بشب ویلنٹائن کے مرتبط ہونے میں کئی ایک مصادر نے شک کا اظہار کیاہے اوراسے وہ صحیح شمار نہیں کرتے,

* کیتھولیک فرقہ کے عیسائی علماء نے اس تہوار کو اٹلی میں منانے پر پابندی لگادی, کیونکہ اس سے گندے اخلاق کی اشاعت, اور لڑکوں و لڑکیوں کی عقلوں پر برا اثر پڑتا ہے, اور فحاشی وزناکاری کا دروازہ کھلتا ہے.

مسلمانون کے لئے اس تہوار کا منانا کئی وجہوں سے ناجائز ہے:

1-اسلام میں عیدوں کی تعداد محدود و ثابت (زیادتی و کمی ممکن نہیں) اور توقیفی ہیں,

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (عیدین اور تہوار شرع اور مناہج و مناسک میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (ہم نے ہر ایک کیلئے طریقہ اور شریعت مقرر کی ہے) اور ایک دوسری آیت میں اسطرح ہے: (ہم نے ہر قوم کے لئے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں) مثلا: قبلہ, نماز اور روزے, لہذا ان کا عید اور باقی مناہج میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں, اسلئے کہ سارے تہوار میں موافقت کفر میں موافقت ہے, اور اسکے بعض فروعات میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے, بلکہ عیدین اور تہوار ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے شریعتوں کی تمیز ہوتی ہے, اور جن کی ظاہری شعائر ہوتی ہیں, تو اس میں کفار کی موافقت کرنا گویا کہ کفر کے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے, اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پوری شروط کے ساتھ اس میں موافقت کفر تک پہنچا سکتی ہے, اور اس کی ابتداء میں کم از کم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت و گناہ کا سبب ہے, اور اسی کی جانب ہی نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے:

"یقیناً ہر قوم کے لئے ایک عید اور تہوار ہے اور یہ ہماری عید ہے" (صحیح بخاری ح -52 9 صحیح مسلم ح /893) دیکھیں الإقتضاء (471-472/11)

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے کفار, بت پرست رومیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے اور کفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے, چاہے وہ مشابہت عقیدہ میں ہو, یا ان کی عادات و رسم و رواج, یا عید و تہوار میں, اللہ کا فرمان ہے (اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا انہیں لوگوں کیلئے بہت بڑا عذاب ہوگا) [آل عمران:105]

2-اور آپ ﷺ کا فرمان ہے "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے" مسند احمد (2/50)

شیخ الإسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: "اس حدیث کی کم از کم حالت ان سے مشابہت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے, اگرچہ حدیث کا ظاہر مشابہت کرنے والے کے کفر کا متقاضی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے (اور جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے یقیناً وہ انہیں میں سے ہے" (الإقتضاء 1/314,)

اجماع:ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نقل کیاہے کہ:" کفار کی عیدوں اور تہواروں میں مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پر تمام صحابہ کرام کے وقت سے لیکر اجماع ہے, جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسپر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے,(الاِقتضاء 1/454) اور أحکام أھل الذمۃ لِابن القیم:2/722-723)

3-اس دور میں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے چاہے وہ مومن ہوں یا کافر, حالانکہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ کفار سے محبت ومودت اور دوستی کرنا حرام ہے اللہ کا ارشاد ہے (اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ, اللہ تعالی اوراسکے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے, اگرچہ وہ کافران کے باپ, یابیٹے, یاان کے بھائی, یاان کے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں)[المجادلۃ:22)

شیخ الاِسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں "اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کافر سے محبت کرتا ہو, لہذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا اور دوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں, اور ظاہری مشابہت بھی کفار سے محبت کی غماز ہے لہذا یہ بھی حرام ہوگی "(الاِقتضاء(1/490)

اسلئے مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ:

1-اس تہوار کا منانا یا منانے والوں کی محفل میں شرکت ناجائز ہے, حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ " جب یہودیوں کی خاص عید ہے اور عیسائیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں, اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہوسکتا"(مجلۃ الحکمۃ3/193)

2-اس تہوار کو منانے یاانکی محفلوں میں شرکت کرنے سے ان کی مشابہت, انہیں خوشی وسرور, اورانکی تعداد میں بڑھوتری اورزیلدتی حاصل ہوتی ہے جوناجائز ہے,

اللہ تعالی کاارشاد ہے (اے ایمان والو!تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ, یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں, یقیناً اللہ تعالی ظالموں کو ہوگز ہدایت نہیں دکھاتا)(المائدہ:51)

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: "مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ کفار سے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کے لباس, کھانے, پینے, غسل کرنے, آگ جلانے, اور اپنی کوئی عبادت اور کام وغیرہ, یا عبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابہت کریں. مختصر طور پر یہ کہ: ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں, بلکہ ان کے تہوار کا دن, مسلمانوں کے یہاں باقی عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہیئے" (مجموع الفتاوی:35/329)

3- مسلمانون میں سے جو بھی اس تہوار کو مناتا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے, کیونکہ مسلمانوں کا کفار کے تہوار کو منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے,

شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اور جس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفار کی مشابہت نہیں کرتے, تو اس طرح مسلمانوں کی اس سلسلے میں مدد و اعانت بھی نہیں کی جائیگی بلکہ انہیں اس سے روکا جائیگا) الاقتضاء 2/519-520)

تو شیخ الإسلام کے فیصلے کی بنا پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفے و تحائف کی تجارت کریں, چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہو, یا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ, اور اسی طرح اگر کسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائے تو اس تحفہ کو قبول کرنا بھی جائز نہیں, کیونکہ اسے قبول کرنے میں اس تہوار کا اقرار اور اسے صحیح تسلیم کرنا ہے, اور باطل ومعصیت میں مدد ہے, اللہ تعالی کا فرمان ہے (وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِۚ)(المائدۃ:3)"نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو"

4- یوم محبت کی مبارکبادی کا تبادلہ نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور نہ ہی عید, اور اگر کوئی مسلمان کسی کو اسکی مبارکبادی بھی دے تو اسے جوابا مبارکبادی بھی نہیں دینی چاہیئے,

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:" اور کفار کے خصوصی شعار جو صرف ان کے ساتھ ہی خاص ہیں ان کی مبارکبادی دینا متفقہ طور پر حرام ہے مثلا: انہیں ان کے تہواروں, یا روزے کی مبارکبادی دیتے ہوئے یہ کہا جائے: آپ کو عید مبارک, یا آپ کو یہ تہوار مبارک ہو, لہذا اگر اسے کہنے والا کفر سے بچ جائے تو پھر بھی یہ حرام کردہ اشیاء میں سے ہے, اور یہ اسی طرح ہے کہ صلیب کو سجدہ کرنے والے کسی شخص کو مبارکبادی

دی جائے, بلکہ یہ اللہ تعالی کے نزدیک شراب نوشی اور بے گناہ شخص کو قتل کرنے اور زنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اور اللہ کو ناراض کرنے والی ہے, اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے یہاں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں, وہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں, اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا بڑا قبیح جرم کیا ہے, لہذا جس نے بھی کسی کو معصیت اور نافرمانی' یا کفر و بدعت پر مبارکبادی دی اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کے غصہ اور ناراضگی پر پیش کر دیا" (أحکام أہل الذمۃ 1 / 442-441)

"یوم محبت" کے بارے میں عصر حاضر کے علماء کرام کا فتوی:

سوال 1-: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کچھ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے, اور خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے. جو نصاری کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے اس دن پورا لباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے اور جوتے تک سرخ ہوتے ہیں, اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے, ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے تہوار منانے کا حکم بیان کریں اور اس طرح کے معاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں؟ اللہ تعالی آپ کی حفاظت کرے-

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد: یوم محبت کا تھوار کئي وجوھات کی بناپر ناجائز اور حرام ہے:

1-یہ بدعي تہوار ہے اور اسکی شریعت میں کوئی اصل نہیں

2-یہ تہوار عشق و محبت کی طرف دعوت دیتا ہے

3- یہ تہوار دل کو اس طرح کے سطحی رذیل امور میں مشغول کر دیتا ہے جو سلف صالحین کے طریقے سے ہٹ کر ہے, لہذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا جائز نہیں' چاہے وہ کھانے پینے میں ہو, یا لباس, یا تحفے تحائف کے تبادلہ کی شکل میں ہو, یا اسکے علاوہ کسی اور شکل میں ہو اور مسلمان شخص کو چاہئے کہ اپنے دین کو عزیز سمجھے, اور ایسا شخص نہ بنے کہ ہر ھانک لگانے والے کے پیچھے چلنا شروع کر دے (یعنی ہر ایک کے رائے و قول کی صحیح و غلط کی تمیز کئے بغیر پیروی اور اتباع کرنے لگے), میری اللہ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر طرح کے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنی ولایت میں لے اور توفیق سے نوازے واللہ تعالی أعلم.

مستقل کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء کا فتوی :

سوال: بعض لوگ ہر سال چودہ فروری کو یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں اور اس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول ہدیہ میں دیتے ہیں اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکبادی بھی دیتے ہیں, اور بعض مٹھائی کی دکان والے سرخ رنگ کی مٹھائی تیار کر کے اس پر دل کا نشان بناتے ہیں, اور بعض دکاندار اپنے مال پر اس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں, تو اس سلسلے میں آپ کی کیارائے ہے؟

جواب: سوال پر غور فکر کرنے کے بعد مستقل کمیٹی نے کہا کہ: کتاب وسنت کی واضح دلائل, اور سلف صالحین کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں کوئی تیسرا نہیں, ایک عید الفطر اور دوسرا عید الأضحی, ان دونوں کے علاوہ جو بھی تہوار یا عید چاہے کسی عظیم شخصیت سے متعلق ہو, یا جماعت سے, یا کسی واقعہ سے, یا اور کسی معنی سے تعلق ہو سب بدعی تہوار ہیں, مسلمان کیلئے انکا منانا, یا اقرار کرنا , یا اس تہوار سے خوش ہونا, یا اس تہوار کا کسی بھی چیز کے ذریعہ تعاون کرنا جائز نہیں, اسلئے کہ یہ اللہ کے حدود میں زیادتی ہے اور جو شخص بھی حدود اللہ میں زیادتی پیدا کرے گا تو وہ اپنے ہی نفس پر ظلم کرے گا

اور جب ایجاد کردہ تہوار کے ساتھ یہ مل گیا کہ یہ کفار کے تہواروں میں سے ہے تو یہ گناہ اور معصیت ہے اسلئے کہ اس میں کفار کی مشابہت اور موالات ودوستی پائی جاتی ہے, اور اللہ تعالی نے مومنوں کو کفار کی مشابہت اور ان سے مودت ومحبت کرنے سے اپنے کتاب عزیز میں منع فرمایاہے اور نبی کریم ﷺ سے آپ کا یہ فرمان ثابت ہے کہ: (من تشبه بقوم فهو منهم) "جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ہو انھیں میں سے ہے".

اور "محبت کا تہوار "بعینہ مذکورہ بالا جنس یا قبیل سے ہے اسلئے کہ یہ بت پرست نصرانیت کے تہواروں میں سے ہے, لہذا کسی مسلمان کلمہ گو شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس تہوار کو منانا, یا اقرار کرنا, یا اسکی مبارکبادی دینا جائز نہیں, بلکہ اللہ ورسول کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے, اور انکی غضب وناراضگی سے دور رہتے ہوئے اس تہوار کا چھوڑنا اور اس سے بچنا ضروری ہے, اسی طرح مسلمان کیلئے اس تہوار یا دیگر حرام تہواروں میں کسی بھی طرح کی اعانت کرنا حرام ہے چاہے وہ تعاون کھانے, یا پینے, یا خرید وفروخت, یا صناعت, یا ہدیہ وتحفہ, یا خط وکتابت یا اعلانات وغیرہ کے ذریعہ ہو, اسلئے کہ یہ سب گناہ وسرکشی میں تعاون, اور اللہ ورسول کی نافرمانی کے قبیل سے ہیں, اور اللہ تعالی کا

فرمان ہے: ﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ [المائدہ:4]

"نیکی اور پرہیز گاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو, اوراللہ تعالی سے ڈرتے رہو, بے شک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے".

اور مسلمان کیلئے ہو حالت میں کتاب وسنت کو پکڑے رہنا خاص طور سے فتنہ وکثرت فساد کے اوقات میں لازم وضروری ہے, اسی طرح ان لوگوں کی گمراہیوں میں واقع ہونے سے بچاؤ اور ہوشیاری اختیار کرنا بھی ضروری ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا اور جو گمراہ ہیں (یعنی یہود ونصاری), اوران فاسقوں سے بھی جو اللہ کی قدروپاس نہیں رکھتے اور نہ ہی اسلام کی سربلندی چاہتے,

اور مسلمان کے لئے ضروری کہ وہ ہدایت اوراس پے ثابت قدمی کے لئے اللہ ہی کی طرف رجوع کرے کیونکہ ہدایت کا مالک صرف اللہ ہے اور اسی کے ہاتھ میں توفیق ہے, اوراللہ ہمارے نبی محمد ﷺ اور ان کے آل وأصحاب پر درودوسلام نازل فرمائے آمین!

(دائمی کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء, فتوی نمبر: (21203)بتاریخ23/11/1420 ھ

---

* نوٹ:(اس مقالہ کا اکثر مواد چند تصرف کے ساتہ "موقع الإسلام سؤال والجواب" سے ماخوذ ہے لہذا تفصیل کے لیے مذکورہ موقع کی طرف رجوع کیا جائے.)